بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقامًا محمودًا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۷ رجب ۱۳۹۸ھ ۲۴ احسان ۱۳۵۷ہش ۲۴ جون ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۴۲

حضور ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۳ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور لندن میں مصروفیات کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام اپنے کیبل گرام مرسلہ ۲۱ جون میں مطلع فرماتے ہیں:۔

"لندن ۲۱ جون حضور کی طبیعت کمر کے پٹھے میں کھچاؤ کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے ۱۹ اور ۲۰ جون کو حضور دفتر میں ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہیں کئی گھنٹے مصروف رہے۔ دونوں روز حضور نے احباب جماعت کو شرفِ ملاقات بھی بخشا۔ (مرزا انس احمد)"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کا حافظ و ناصر ہو، اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے نیز حضور کے اس سفر کو ہر جہت سے مبارک کرے اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۸ — ۳۱ مئی تا ۲ جون ۱۹۷۸ء

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

کسرِ صلیب کانفرنس میں شرکت کیلئے دُنیا کے کونہ کونہ سے نمائندہ وفود کی آمد کا پُر کیف سلسلہ

بین الاقوامی کانفرنس کی نمایاں خصوصیات۔ شرکاءِ کانفرنس کو خوش آمدید۔ افتتاحی اجلاس کی مختصر روداد

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے)

خاکسار اپنی گزشتہ رپورٹ میں لکھ چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس میں بنفسِ نفیس شمولیت کے لئے ۳۱ مئی کو لندن پہنچ چکے ہیں چنانچہ حضور کی آمد پر غیر ملکی نمائندہ وفود اور انگلستان کی جماعت کے ایک ہزار سے زائد افراد نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مشن ہاؤس میں نہایت والہانہ رنگ میں استقبال کیا اور حضور کی تشریف آوری کو اپنے لئے موجبِ خیر و برکت سمجھا بلکہ یہ موقع اُن کے لئے روحانی طور پر عید سعید سے بڑھ کر خوشیاں لایا۔ اُن کے چہرے مسرت و انبساط سے کھل اُٹھے۔ حضرت امام عالی مقام کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے اور حضور کے روح پرور کلمات سُننے کے لئے دُنیا کے گوشہ گوشہ سے احباب کھنچے چلے آئے اور وہ اُس وقت تک اپنی رہائش گاہوں میں نہ گئے جب تک وہ حضور کی ملاقات سے شادکام نہ ہو لئے۔

حضور کا قیامِ لندن اور عشق و محبت کے ایمان افروز نظارے

لندن کی سرزمین خوش قسمت ہے کہ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو پہلی بار ایک ایسی بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے جو احمدیت کی تاریخِ ترقی میں ایک اہم قدم ہے اور اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بنفسِ نفیس شمولیت فرما کر اس کو برکت بخشی ہے۔ لندن محوِ حیرت ہے کہ یہ کون لوگ ہیں جو اپنے آقا کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہیں۔ لوگ حیران ہیں اس شمعِ خلافت کو دیکھ کر جس کے گرد یہ مشتاق پروانے ہاتھوں میں علمِ اسلام لئے آنکھوں میں عقیدت و محبت کی شمع جلائے پروانہ وار گھومتے چلے جاتے ہیں مگر یہ وہ نشہ نہیں جو انسان کے عقل و ہوش پر پردہ ڈال دیتا ہے یہ تو وہ نشہ آور جذبہ ہے جو انسان کو قربانیوں پر قربانیاں دینے کے لئے تیار کرتا اور اس طرح اُسے روحانی رفعتوں اور عظمتوں سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے۔

یکم جون کو حضور ایدہ اللہ نماز ظہر تک مکرم ڈاکٹر عبد السلام سمیت متعدد احباب سے انفرادی ملاقاتیں کرتے رہے اور اس کے بعد آپ نے شام تک دفتر میں جماعتی اور تبلیغی امور سے متعلق لندن مشن کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ شام چھ بجے سپین کے مسٹر اندریز فائیر قیصر نے کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ ہال میں جہاں اگلے روز کانفرنس شروع ہونے والی تھی غیر ملکی وفود کو تین سو سے زائد سلائیڈز دکھائیں جو سرینگر میں واقع مسیح کی قبر اور ارضِ جنت نظیر کے رہنے والوں کی وضع قطع کے متعلق ایک دستاویزی فلم پر مشتمل تھیں۔

اس روز شام تک ۲۸۰ سے زائد نمائندہ وفود پاکستان سمیت دُنیا کے ۲۵ ملکوں سے تشریف لا چکے تھے۔ یہ وہ تعداد ہے جسے مشن ہاؤس کی استقبالیہ کمیٹی نے اپنے ہاں ریکارڈ کیا ہے۔ مہمانوں کو ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ انہیں ضروری نقشے مہیا کئے گئے تاکہ انہیں کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ پہنچنے میں آسانی رہے۔ علاوہ ازیں کانفرنس کا پروگرام۔ لندن مشن کی مطبوعات اور بکنگ پروگرام کی تفصیلات سے بھی احباب کو مطلع کیا گیا۔ مہمانوں کو ائیرپورٹ سے مشن ہاؤس لانے اور اُن کی رہائش گاہوں تک پہنچانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا عمدہ انتظام کیا گیا چنانچہ مہمانوں کی آمد اور مشن کی طرف سے اُن کا استقبال اور قیام و طعام کا انتظام جلسہ سالانہ ربوہ کا منظر پیش کرتا تھا۔ مشن ہاؤس میں اتنا ہجوم تھا کہ رات کو جب حضور عشاء کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو مسجد فضل نمازیوں سے بھر گئی۔ سینکڑوں کی تعداد میں دوستوں نے مسجد کے باہر یا محمود ہال میں نماز پڑھی۔

نمازِ جمعہ اور مختصر خطبہ

۲ جون جمعۃ المبارک۔ اڑھائی بجے کانفرنس شروع ہونے والی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں ساڑھے بارہ بجے نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل ایک مختصر سے خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا آج چونکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے بارہ میں یہاں سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس شروع ہو رہی ہے اس لئے میں چند منٹ کے خطبہ پر اکتفا کروں گا۔

آپ نے فرمایا دوستوں سے میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ انسان کو اپنی طرف سے انتہائی طور پر کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ ایک تو وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پاکیزہ وجود بن جائے کیونکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وہ مطہرین کو پسند کرتا ہے اور اُن سے پیار کرتا ہے دوسرے یہ کہ انسان کی حقیقی زندگی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ اور پختہ تعلق پر استوار ہونی چاہیئے اور چونکہ یہ تعلق خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا اس لئے دعا کو اپنی عادت اور شعار بنا لینا چاہیئے ورنہ اس کے بغیر تو انسانی زندگی کا کوئی لطف نہیں۔

بین الاقوامی کانفرنس کی خصوصیات

حضور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں سے فارغ ہو کر احباب کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ میں جوق در جوق پہنچنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ ایک ہی مقام پر اور ایک ہی (باقی صفحہ ۵ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر تبادلۂ خیالات کی دعوت پر مشتمل

دی برٹش کونسل آف چرچز کا جاری کردہ مفصّل بیان

(اور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے دعوت قبول کرنے کے عہد آفریں اعلان کا مکمّل متن

جیساکہ قارئین کرام کو "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعت احمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام لندن میں ۲ر جون سے ۴ر جون ۱۹۷۸ء تک منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کے متعلق شائع شدہ رپورٹوں سے معلوم ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری یہ کانفرنس شرکت کرنے والے بین الاقوامی مندوبین کی تعداد اور مقامی برطانوی باشندوں کی اس میں گہری دلچسپی کے اظہار کے علاوہ اپنے نتائج و اثرات اور ردِّ عمل کے لحاظ سے بھی بہت کامیاب ثابت ہوئی اور اس طرح یہ بحمد اللہ تعالیٰ مغرب میں اسلام کی فتح کو آشکار کرنے کا موجب بنی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسلام کی اس فتح کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے کہ کلیسیائے انگلستان کو اس کانفرنس کا نوٹس لینا پڑا۔ چنانچہ تمام برطانوی چرچوں کی مشترکہ تنظیم "دی برٹش کونسل آف چرچز" نے اس موقع پر تمام عیسائی چرچوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے ایک اعلامیہ جاری کیا جس میں اگرچہ اس امر کا اظہار کیا کہ کونسل اس کانفرنس کے انعقاد پر کسی قسم کا ردِّ عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتی تاہم وہ اپنے ردِّ عمل کو چھپا بھی نہیں سکی اور وہ اس طرح کہ اس نے اپنے اس اعلامیہ میں اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے نمائندوں کے ساتھ زیر بحث موضوع پر تبادلۂ خیالات کے لئے تیار ہے۔ پھر اس نے یہ اعلامیہ صرف پریس ریلیز کے طور پر ہی جاری نہیں کیا بلکہ اس کی اشاعت سے قبل اس کی ایک نقل امام مسجد لندن مکرم بی۔ اے۔ رفیق صاحب کو ایک خط کے ہمراہ ارسال کر کے اسے تبادلۂ خیالات کی باضابطہ دعوت کی شکل بھی دی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں نہ صرف اس دعوت کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا بلکہ یہ بھی واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف لندن میں بلکہ دنیا کے ہر براعظم اور ہر خطہ میں برٹش کونسل آف چرچز کے نمائندوں اور اسی طرح رومن کیتھولک چرچز کے نمائندوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے لئے تیار ہے۔

ذیل میں ہم مکرم بی۔ اے۔ رفیق صاحب امام مسجد لندن کے نام برٹش کونسل آف چرچز کے خط، اس کے مرسلہ اعلامیہ کے مکمل متن نیز اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ کے عہد آفریں انگریزی اعلان کا اردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں کیونکہ کونسل کا مذکورہ بیان اور اس کے جواب میں حضور کا عہد آفریں اعلان اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایک درخشندہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ (ادارہ)

امام مسجد لندن کے نام برٹش کونسل آف چرچز کا مکتوب

بخدمت بی۔ اے۔ رفیق صاحب امام مسجد لندن ۲۵ر مئی ۱۹۷۸ء
۱۶، گریسی ہال روڈ، لندن ایس ڈبلیو ۱۸

ڈیر رفیق صاحب!

میں اس بیان کی ایک نقل آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں جو اس بین الاقوامی کانفرنس کے متعلق ہے جسے آپ اگلے ہفتہ کے دوران لندن میں منعقد کر رہے ہیں۔ اس بیان کو ہم برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے پریس ریلیز کے طور پر جاری کر رہے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ قبل اس کے کہ یہ بیان پریس میں اشاعت کے لئے دیا جائے اس کی ایک نقل براہ راست آپ کی خدمت میں پہنچا دی جائے۔ ہمارے نزدیک یہ امر پسندیدہ نہ ہوگا کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے آپ اس میں سے کوئی ایک حصہ منتخب کر کے اسے توڑ مروڑ کر پیش کریں۔

میں آپ کی توجہ اس خواہش کی طرف مبذول کراتا ہوں جس کا اظہار ہم نے مکمل بیان کے آخر میں درج شدہ تین نکات میں سے دوسرے نکتہ میں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آئندہ کسی وقت آپ کی احمدیہ مسلم کمیونٹی کے بعض نمائندے اور برٹش کونسل آف چرچز کی کمیٹی کے ہمارے بعض نمائندے باہم مل کر تبادلۂ خیالات کریں۔

آپ کا مخلص
دستخط:-
ریورنڈ سیسل ہارگریوز
(Rev. Cecil Hargreaves)

کونسل کے جاری کردہ اعلامیہ اور بیان کا مکمّل متن

اعلامیہ

"۲ر سے ۴ر جون ۱۹۷۸ء تک منعقد ہونے والی لندن کی احمدیہ مسلم کانفرنس کے متعلق برٹش کونسل آف چرچز کا اعلامیہ:-

حال ہی میں قائم ہونے والی برٹش کونسل آف چرچز کی دوسرے مذاہب کے پیرؤوں کے ساتھ تعلقات کی کمیٹی نے اپنے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۳ر مئی ۱۹۷۸ء میں عیسائیوں کی اس بارہ میں رہنمائی کی ہے کہ مسلم جماعت احمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن میں ۲ر تا ۴ر جون ۱۹۷۸ء منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس پر ان کا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیئے۔

کمیٹی جماعت احمدیہ سمیت دوسرے مذاہب اور نظریات رکھنے والے لوگوں کے ساتھ کھلے اور تعمیری تبادلۂ خیالات پر آمادگی کا اظہار کرتی ہے۔ وہ محسوس کرتی ہے کہ کانفرنس کی جس انداز سے تشہیر کی گئی ہے اس سے بحث و تمحیص کا دروازہ کھل سکتا ہے اور وہ عیسائیوں کے لئے کسی قدر الجھن اور دل آزاری کا موجب بھی ہو سکتی ہے۔ کمیٹی برطانیہ کے عیسائیوں کی طرف سے عیسائیوں کے اس حتمی اعتقاد کا پھر اعادہ کرتی ہے کہ مسیح نے یروشلم میں صلیب پر جان دی، مرنے کے بعد وہ زمین میں دفنایا گیا، تیسرے دن خدا نے اسے جی اٹھایا اور اب وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

(مزید تفصیلات ایک بیان کی شکل میں ساتھ منسلک ہے)

معلومات حاصل کرنے سے متعلق تمام خطوط وغیرہ درج ذیل پتوں میں سے کسی ایک پتہ پر روانہ کئے جائیں:-

1) Dr. David Kerr
Selly oak Colleges,
Birmingham
Tel. Birmingham
(021) 472 4231

Rt. Rev. David Brown
Bishop of Guilford
Tel. Guilford (0433)
73922 or 32868

بیان

کمیٹی کا جاری کردہ مکمل بیان یہ ہے:-

یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ برطانیہ کی احمدیہ موومنٹ نے "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر لندن میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے جو ۲ر سے ۴ر جون تک جاری رہے گی۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں جو موضوعات زیر غور آئیں گے وہ جماعت احمدیہ کے اس عقیدہ کے گرد گھومتے ہیں کہ مسیح کو صلیب پر سے اس کے شاگردوں نے اتارا تھا، اس نے زخموں کے اندمال اور صحتیابی کے بعد خفیہ طور پر ایران، افغانستان اور کشمیر کا سفر اختیار کیا اور بالآخر کشمیر میں طبعی موت سے وفات پائی اور وہیں ایک مقبرہ میں دفن ہوا جو آج بھی سرینگر میں موجود ہے۔

ہم یاددہانی کے طور پر یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ برصغیر کے اس علاقہ میں جو مشرقی پنجاب کہلاتا ہے انیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں معرض وجود میں آئی۔ اس جماعت کا آغاز مرزا غلام احمد کی تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں ہوا۔

ہم لندن کانفرنس پر علی الاعلان تبصرہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ عرصہ ہوا راسخ العقیدہ مسلمان بھی عام احمدیوں کے اس عقیدہ کو کہ مسیح نے کشمیر جا کر وہاں طبعی موت سے وفات پائی خلافِ قرآن قرار دے کر اس کی تردید کر چکے ہیں۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ برطانیہ میں مقیم دوسرے مسلمانوں کا یہ کام ہے کہ وہ لندن کانفرنس اور اس میں زیر غور آنے والے موضوع پر تبصرہ کریں۔ تبصرہ سے ہماری ہچکچاہٹ کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اس امر کا شدید احساس ہے کہ ماضی میں عیسائیت دوسرے مذاہب اور ان کے بنیادی عقائد کو جارحانہ اور منفی قسم کے حملوں کا نشانہ بناتی رہی ہے۔ یہ حملے اسی نوعیت کے ہوتے تھے جس نوعیت کے حملے عیسائیت کے بنیادی عقائد پر احمدی اب کر رہے ہیں۔ جب ہم پر ایسے حملے ہوں تو ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم ضرورت سے زیادہ مدافعت کا مظاہرہ کریں۔

تاہم اس کانفرنس کی جس طرح تشہیر کی گئی ہے چونکہ اس سے بحث کا دروازہ کھلنے کا امکان ہے اس لئے ہم بطور تبصرہ تین باتوں کا اعادہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہیں:-

(۱) "واقعہ صلیب کی تاریخی حقیقت اور مسیح کی صلیبی موت پر جس کی تصدیق اناجیل اربعہ اور ابتدائی دور کی مسیحی روایات سے ہوتی ہے ہم اپنے ایمان و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک ہیگ ہالینڈ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

مکرم مولوی ناصر احمد صاحب شمس مبلغ مقیم ہالینڈ

امسال ہالینڈ مشن میں احباب جماعت نے حضرت سید ولد آدم حضرت خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا مبارک دن پوری شان و شوکت اور پروقار طور پر منایا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مطہرہ کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے نہایت احسن رنگ میں روشنی ڈالی اور یہ ثابت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تاقیامت تمام بنی نوع انسان کے لئے کامل ترین اسوۂ حسنہ ہیں اور آپ کا فیضان رہتی دنیا تک جاری و ساری ہے اور زندگی کے ہر حصہ اور ہر شعبہ کے لئے آپ کا خلق عظیم تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔

امسال چونکہ اتفاق سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش کا مبارک دن ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء [illegible] ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ بنتا تھا اور ۲۰ فروری کو چونکہ چھٹی کا دن نہیں تھا اس لئے جماعت کے دوستوں سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ جلسہ ۲۵ فروری ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ منعقد کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت اور بہت سے غیر مسلم دوستوں کو بھی اس عظیم الشان اور نہایت ہی بابرکت موقعہ سے متمتع ہونے کا موقعہ میسر آیا۔ جلسہ کی تاریخ کا اعلان پہلے سے کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک دعوت نامہ تیار کر کے تمام احمدی احباب اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والے سب حضرات کو ارسال کیا گیا۔ ٹیلیفون کے ذریعہ بھی بہت سے دوستوں کو مطلع کر دیا گیا۔ یہاں کے اخبارات کو بھی جلسہ کی خبر اشاعت کے لئے بھجوائی گئی۔ چنانچہ اخبارات کے نمائندے اور فوٹو گرافر بھی اس موقعہ پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی جلسہ کی ساری کارروائی دیکھی۔ غیر از جماعت دوستوں سے انٹرویو لئے۔ نمائندگان کو جلسہ کی غرض و غایت اور تفصیل بتلائی گئی اور جماعت کا تعارف بھی کروایا گیا۔ اسلام کے بارہ میں لٹریچر اور دوسری کتب بھی مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

جلسہ کا پروگرام نہایت دلچسپ اور وسیع بنایا گیا تھا اس لئے چند دن پیشتر ہی تیاری شروع کر دی گئی۔ عمارت کے اندر باہر اچھی طرح صفائی وغیرہ کی گئی۔ مسجد کے صدر دروازے پر "اھلاً وسھلاً و مرحبا" کا بڑا بینر آویزاں کیا گیا جو کہ وہاں سے گذرنے والے لوگوں کے لئے بھی بے حد دلچسپی کا موجب بنا۔ مسجد اور تمام ہال کمروں کو تیار کیا گیا۔ سب کمروں میں لاؤڈ سپیکر نصب تھے۔ اوپر کی منزل میں مستورات کے لئے بیٹھنے کا علیحدہ انتظام کیا گیا۔ جلسہ کا وقت ۳ بجے مقرر تھا لیکن اس سے پہلے ہی مسجد بھرنا شروع ہو گئی۔ مستورات کا ہال کمرہ بھی پوری طرح بھر چکا تھا۔

ہیگ شہر کے علاوہ ایمسٹرڈم (Amsterdam) روٹرڈم (Rotterdam) اینڈہوون (Eindhoven) بریڈا (Breda) ہاس ترخت (Haastrecht) زوٹرمیر (Zoetermeer) اور متعدد دوسرے مقامات سے بھی احباب کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے اور جلسہ شروع ہونے سے قبل کیفیت یہ تھی کہ مسجد کے تمام ہال کمرے اور گیلریاں تک بھر چکے تھے اور ایک بار پھر مسجد اور مشن ہاؤس کی تنگی کا احساس ہو رہا تھا۔

چونکہ کچھ احباب نے بہت دور سے آنا تھا اس لئے کچھ دیر انتظار کے بعد ۳-۱۵ بجے سب سے پہلے نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ پھر اس کے بعد محترم [illegible] صاحب شاہد انچارج ہالینڈ مشن کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے خاکسار نے سورۃ احزاب کے ایک رکوع کی تلاوت کی اور اس کا ڈچ ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم امام صاحب نے حاضرین کو جلسہ کی غرض و غایت بتائی اور دوستوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ قرآن مجید کا یہ حکم ہے کہ:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا۔

کہ خدا اور اس کے فرشتے بھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اس لئے اے مسلمانو! اور مومنو! تمہارا بھی فرض ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو۔

اس ارشاد کی روشنی میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ایک تو جتنی دیر جلسہ میں بیٹھیں خاص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہیں اور دوسرے تقاریر کے دوران جب بھی حضورؐ کا نام نامی آئے تو سب دوست صلی اللہ علیہ وسلم کہیں نیز دوست اپنی زندگیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر بابرکت بنائیں۔

چنانچہ سارا وقت جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام آیا۔ تمام جماعت "صلی اللہ علیہ وسلم" کہتی۔ اس سے ایک عجیب روحانی سماں پیدا ہو جاتا تھا اور موجود دیگر غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے لئے بھی روحانی خوشی کا باعث ہوتا۔

اس کے بعد برادرم مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے"

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد تقریروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلی تقریر برادرم مکرم عبدالعزیز صاحب [illegible] کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارہ میں بائبل میں جو پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں ان میں سے استثناء ۱۵ تا ۲۰ والی پیشگوئی کو جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا کہ:

"خداوند تیرا خدا تیرے
لئے تیرے ہی درمیان میں
سے تیرے ہی بھائیوں میں
سے تیری مانند ایک نبی
برپا کرے گا"

اور اس کے مقابلے میں قرآن مجید کی متعدد آیات کو پیش کر کے بہت تفصیل کے ساتھ اس امر پر روشنی ڈالی کہ اس پیشگوئی کا مصداق صرف اور صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے کسی اور نبی یا حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ پیشگوئی چسپاں نہیں ہو سکتی کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ شخص تھے جو بنو اسماعیل میں پیدا ہوئے اور جو بنو اسحاق کے بھائی تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ شخص تھے جنہوں نے موسیٰؑ کی مانند ہونے کا دعویٰ کیا جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے:

"اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ
رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ
کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی
فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا"

کہ ہم نے تمہاری طرف تم میں سے ایک رسول بھیجا ہے جس طرح فرعون کی طرف ہم نے رسول بھیجا۔

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موسیٰ کی طرح نبی ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے دنیا کو وہ کتاب پیش کی جس کی ہر سورۃ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" خدا تعالیٰ کے نام سے شروع ہوتی ہے۔ پس یہ علامت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روحانی انقلاب کی وہ آخری کڑی جس کی موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ہی شریعت کی تکمیل ہوئی اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا"

پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ ذات تھی جس کو ساری سچائیاں دی گئیں اور جن پر آخری شریعت اور دین کی تکمیل ہوئی۔

مکرم برادرم عبدالعزیز صاحب [illegible] کی تقریر سے لوگ از حد محظوظ ہوئے۔ آپ اپنی تقریر کے دوران جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیتے تو اس کے ساتھ باقاعدہ درود کے الفاظ "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھتے۔ تو ایک عجیب لطف پیدا ہوتا کیونکہ ان سفید فام یورپین باشندوں کے منہ سے الصلوٰۃ [illegible] النبیؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دی۔ جو انہیں احمدیت کے طفیل سیکھنا اور کہنا نصیب ہوئی۔ بہت ہی بھلی لگی۔ اور پاکستانی۔ انڈونیشین۔ سورینامی، ڈچ اور دیگر احباب نہایت خوشی محسوس کرتے۔

اس کے بعد خاکسار نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "عشقِ رسولؐ" پر تقریر شروع کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ رسولؐ کے بعض چیدہ چیدہ واقعات کو احباب کے سامنے پیش کیا۔

تیسری تقریر برادرم مکرم عبدالحمید صاحب VELDEN V/D کی تھی۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ میں سے خدا تعالیٰ کی محبت اور توکل علی اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعدد واقعات کو بیان کرکے یہ بتایا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اپنے رب سے عشق تھا۔ اس کی مثال اور کہیں نظر نہیں آتی اور خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے آپ کو اتنی غیرت تھی کہ جب مکہ والوں نے آپ کے سامنے ہر قسم کی رشوتیں پیش کیں تاکہ آپ بتوں کی تردید کرنا چھوڑ دیں اور آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے بھی اس امر کی سفارش کی اور کہا کہ اگر تم نے میری یہ بات نہ مانی تو میری قوم اگر میں نے تمہارا ساتھ نہ چھوڑا تو مجھے بھی چھوڑ دے گی۔ لیکن اس وقت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی جواب تھا کہ:۔

"اے چچا اگر یہ لوگ میرے دائیں
ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ
پر چاند رکھ دیں تب بھی
میں خدا تعالیٰ کی توحید
پھیلانے سے نہیں رک سکتا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عشق و محبت کو دیکھ کر کفار مکہ بھی یہ کہہ اٹھے کہ

"عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ"
کہ محمدؐ اپنے رب پر عاشق
ہو گیا ہے

اس کے بعد آپ نے حضورؐ کی زندگی کے متعدد واقعات کو بیان کرکے یہ ثابت کیا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر خلق میں شانِ خاتمیت رکھتے ہیں اور درحقیقت آپ ہی اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ کے پورے پورے مصداق ہیں اور آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ:۔

"اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ
وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝"

آپ کی عبادات آپ کی
قربانیاں اور آپ کی زندگی
اور موت سب خدا کے لئے
تھیں۔

اور آپ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک ایسا نمونہ اور اسوہ حسنہ اپنے پیچھے چھوڑا جس کی مثال کسی اور نبی کی زندگی میں نظر نہیں آتی۔

آخر میں محترم اللہ بخش صاحب شاہد نے تقریر فرمائی۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور صحابہ کی جاں نثاریوں کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ"

اور "اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ
عَظِيْمٍ"۔

سے استدلال کرتے ہوئے یہ بیان کیا کہ عام انسان تو الگ رہے تمام انبیاء میں سے بھی صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ بنا کر بھیجا اور قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں عرب کی سرزمین میں ایک ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ وہ وحشی درندے آپ کی صحبت میں آکر انسان بنے۔ انسان سے باخدا اور پھر ترقی کرتے کرتے خدا نما وجود بن گئے اور بعد کی زندگی میں ان لوگوں نے فدائیت اور جاں نثاری کی وہ مثالیں قائم کیں کہ عرش کا رب بھی یہ کہہ اٹھا کہ:۔

"رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ"۔
کہ وہ خدا سے راضی ہو گئے
اور خدا ان سے راضی ہو گیا

اور قرآن مجید نے ان الفاظ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف فرمائی کہ:۔

"فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى
نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّنْتَظِرُ"

کہ جو عہد بیعت صحابہ نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ باندھا تھا اس کو
پورا کر دکھایا اور ہر قسم

اور ہر قسم کی ابتلاؤں اور آزمائشوں کے وقت بھی وہ ثابت قدم رہے اور کسی حال میں بھی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا اور ہمیشہ توحید کے جھنڈے کو سربلند رکھا اور اسلام کی راہ میں اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ قربانی اور جاں نثاری کی یہ مثالیں صرف اور صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروؤں میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ حضورؐ کی قوتِ قدسیہ نے روحانی مردوں کو زندہ کیا اور آپ کی قوتِ قدسیہ کا فیضان آج بھی جاری و ساری ہے۔ تمام انبیاء میں سے آپ ہی زندہ نبی ہیں۔ آپ کی امت میں سے کثرت سے اولیاء، بزرگ ہر زمانہ اور ہر صدی میں گزرے جنہوں نے آپ سے فیض پا کر نئی زندگی حاصل کی اور پھر آخری زمانہ میں جب اسلام پر ہر طرف سے حملے ہونے شروع ہوئے اور دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو ایک قصہ پارینہ کہنا شروع کر دیا تو اس وقت آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق اور آپؐ سے فیض پا کر قادیان کی بستی سے آپ کے ایک روحانی فرزند نے اعلان کیا

"اِنِّیْ لَقَدْ اُحْیِیْتُ مِنْ اِحْیَائِہٖ
وَاھًا لِاِعْجَازٍ فَمَا اَحْیَانِیْ"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا کہ صرف اور صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس زمانہ میں آپ کی قوتِ قدسیہ سے میں زندہ ہوا ہوں۔ چنانچہ آپ نے ساری دنیا کو مقابلہ کے لئے بلایا کہ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ روحانی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کہیں اور سے بھی مل سکتی ہے تو وہ میرے مقابل پر آئے۔ لیکن ع

"آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے"

آخر میں آپ نے سامعین کو اس طرف متوجہ کیا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم محبت کے دعویدار ہیں تو اس محبت کے اظہار کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوں اور آپ کی کامل پیروی کرتے ہوئے اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں تا ہمارے وہ بھائی جنہیں ابھی تک اسلام کی حقانیت پوری طرح واضح نہیں ہوئی ہماری زندگیوں میں اسلام کی عملی تصویر کو دیکھتے ہوئے اس نور عظیم سے منور ہو سکیں تا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا یہ مقصد پورا ہو کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہو یعنی اسلام ایک ہی رسول اور پیشوا ہو یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب ہو یعنی قرآن مجید۔

آپ کی اس صدارتی تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح شام ۷ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

عشائیہ:

جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد رات ۸ بجے سب احباب کی خدمت میں پاکستانی کھانا پیش کیا گیا جو نہایت ہی اچھی طرح تیار کیا گیا تھا۔ کھانے کی تیاری میں بہنوں نے بہت محنت کی اور رات دیر تک ساری تیاری بخیر و خوبی مکمل کی۔ کھانا پکانے اور کھلانے کے جملہ پروگرام نہایت خوش اسلوبی اور احسن طریق پر سر انجام دیئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب احباب نے مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کیں اور اس کے بعد اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے اور سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمیں مقبول خدمتِ اسلام کی توفیق بخشتا چلا جائے اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے

(آمین اللھم آمین)

احمدی جماعتوں اور حفاظ صاحبان کیلئے ضروری اعلان

ماہ ظہور بمطابق اگست ۱۳۵۷ہش / ۱۹۷۸ء کے پہلے عشرہ میں امسال رمضان المبارک کی آمد متوقع ہے۔ ان ایام میں جہاں دن کے وقت قرآن کریم کا درس ہوگا وہاں انشاء اللہ العزیز نماز عشاء کے بعد نماز تراویح میں اس مقدس اور پاک کلام کو سنانے کا مساجد میں انتظام ہوگا۔

تمام حفاظ کرام جو خدا تعالیٰ کے اس پاک کلام کو خلوص کے ساتھ سنانے کے متمنی ہوں اور وہ جماعتیں جو اپنے مخلص حفاظ کو اپنے یہاں بلا کر کلام پاک سننے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا دیں تاکہ بروقت یہ انتظام کیا جاسکے۔ احمدی احباب ان مبارک ایام سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روداد (بقیہ صفحہ اول)

چھت کے نیچے مشرق و مغرب، جنوب و شمال سے ہر مذہب و ملت اور ملک و قوم کے لوگ جمع تھے اس لحاظ سے یہ کانفرنس جہاں مشرق و مغرب کے ہر رنگ و نسل کا ایک حسین امتزاج پیش کرتی تھی وہاں خدا کے اس برگزیدہ مسیح اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کی صداقت کی ایک زبردست دلیل بھی تھی جس نے اُس وقت غلبۂ اسلام کی شمع جلائی تھی جب کہ آپ کی آواز اپنے گاؤں میں بھی کوئی نہیں سنتا تھا مگر بعد میں نہ صرف وہی گاؤں مرجع خلائق بنا بلکہ اب ہزاروں میل دُور تثلیث کے گڑھ لندن میں آپ کے ماننے والوں کا اتنا بڑا ہجوم دیکھ کر ہر احمدی کی زبان اللہ تعالیٰ کی حمد سے تر اور روح خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھی۔ اسلام نسلی اور جغرافیائی امتیاز سے بالا جس حسین مربوط معاشرہ کے قیام کا دعویٰ کرتا ہے اس بین الاقوامی کانفرنس نے اس کی شاندار جھلک دکھانے کا ایک عمدہ موقع فراہم کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

علاوہ ازیں کانفرنس کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہوئی کہ ڈاکٹر لیڈسلاو (DR. LADISLAV FILIP) چیکوسلاویکیہ سے تشریف لائے اور حضرت مسیح کی واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی پر ایک نئے نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی۔ پولینڈ سے ڈاکٹر روڈلف بوکالا (DR. RUDOLF BUCHALA) جو وارسا میں سوشل سٹڈیز اور ریسرچ سے متعلق ایک اخبار کے چیف ایڈیٹر بھی ہیں تشریف لائے۔ ان کے ساتھ ایک پادری سٹینس لو تکوز (STANISLAW TKOCZ) بھی تھے جو وہاں کے ایک ہفتہ وار کیتھولک اخبار کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ یہ دونوں رومن کیتھولک تھے اور عیسائیوں کی نمائندگی کے طور پر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اِس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تبلیغ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اس آہنی دیوار میں شگاف پڑ گئے جو اشتراکیت، اور کمیونزم نے مذہب کے خلاف کھڑی کر رکھی ہے اور اشتراکی ممالک میں بھی اسلام کی فتوحات کا آغاز صاف نظر آ رہا ہے۔

اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے لوگوں نے جس سرگرمی اور دلچسپی کا اظہار کیا اس کا پتہ اِس بات سے لگتا ہے کہ کانفرنس کے انعقاد سے ہفتوں پہلے تمام نشستیں محفوظ ہو چکی تھیں یہاں تک کہ اڈیٹوریم سے ملحقہ ANNEXE ہال جس میں T.V. کے ذریعہ کارروائی دکھانے کا انتظام تھا وہ بھی ضرورت کو پورا نہ کر سکا تو پھر کانفرنس کے انٹرنس (ENTRANCEFOYER) ہال میں ایک زائد لاؤڈ سپیکر لگا کر لوگوں کو تقریریں سُننے کا موقع فراہم کیا گیا۔ یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ قریباً ۶۰ مقامی انگریز مرد اور عورتیں بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ وہ اخلاقی طور پر گرے ہوئے معاشرہ کی زنجیروں کو توڑتے ہوئے ایسی تقریریں سُننے کے لئے کانفرنس میں آئے تھے جن سے اُن کے کان بالکل مانوس نہ تھے۔

شرکاءِ کانفرنس کو خوش آمدید

کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی ٹھیک اڑھائی بجے بعد دوپہر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ سورہ نساء رکوع ۲۱ کی تلاوت اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد کانفرنس کے منتظمِ اعلیٰ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے استقبالیہ تقریر میں شرکاء کانفرنس کو خوش آمدید کہا اور اس یقین کا اظہار کیا کہ سچائی کی تلاش میں اس طرح مل بیٹھنے سے ہم بالآخر خدائے قادرِ مطلق کی خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے آپ نے اِس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد حضرت مسیح علیہ السلام کی واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی پر مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے روشنی ڈالنا ہے۔

صدرِ مجلس کا افتتاحی خطاب

ازاں بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنا افتتاحی تقریر میں کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ سوال کہ آیا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر مرے یا نہیں مرے یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے یکساں طور پر اہمیت کا حامل ہے۔ آپ نے فرمایا کچھ لوگ اِس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آخر اس اہم مسئلہ کے متعلق احمدیوں کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ اس بارہ میں کانفرنس کرتے۔ احمدیوں کو اس لئے ضرورت پیش آئی کہ یہ سمجھنا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر چڑھائے جانے سے پہلے یا صلیب پر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے تھے یہ عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیبی موت سے بچ گئے تھے اور اپنے مشن کی تکمیل میں ایک لمبی عمر پا کر طبعی طور پر فوت ہوئے تھے اور یہی وہ حقیقت ہے جس کی تائید میں دلائل اور شواہد پیش کرنے کے لئے یہ کانفرنس منعقد کی گئی ہے۔

قبرِ مسیح پر تاریخی مقالہ

حضرت چوہدری صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد پہلا مقالہ "قبرِ مسیح بمقام سرینگر کی صداقت و حقیقت" (TOMB OF JASUS' KASHMIR) کے موضوع پر کشمیر کے ممتاز ماہر آثارِ قدیمہ پروفیسر فدا محمد حسنین ایم۔اے ایل ایل بی نے پیش کرنا تھا لیکن پروفیسر صاحب بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر خود تشریف نہ لا سکے۔ انہوں نے منتظمین کانفرنس کو اپنا مقالہ اور اس کے ساتھ نمائش کے لئے کچھ کاغذات بھجوا دئے اور کانفرنس میں شامل نہ ہو سکنے پر معذرت کی۔ ان کا مقالہ مکرم ظفر احمد چوہدری صاحب نے پڑھ کر سنایا اور سچ یہ ہے کہ انہوں نے پڑھنے کا حق ادا کر دیا۔

مقالہ نویس نے تاریخی حقائق اور آثارِ قدیمہ کی روشنی میں بتایا کہ محلہ خانیار سرینگر میں واقع مدفن ایک ایسے نبی کا ہے جو انیس سو سال پہلے فوت ہوا تھا اور جس کا نام یوز آسف تھا وادی کشمیر میں وہ محبت و صداقت اور طہارت و تقدس کی تبلیغ کرتا تھا جس سے امیر و غریب سبھی متاثر ہوتے تھے اور حصولِ برکت و ہدایت کے لئے لوگ کثرت سے اس کے پاس آتے تھے۔

حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات ایک فلاسفر اور محقق کی نظر میں

اس کے بعد ہسپانوی مستشرق مسٹر اینڈریز فیبر قیصر (ANDREAS FABR-KAISR) نے اپنا مقالہ بعنوان "HE DID NOT DIE ON THE CROSS" (حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے) کانفرنس میں پیش کیا۔ یہ نوجوان عیسائی محقق جرمنی میں پیدا ہوا۔ جرمن زبان میں کچھ کتابیں بھی لکھیں اب ہسپین میں سکونت پذیر ہے اور قبرِ مسیح کی تحقیق کے لئے کشمیر کا سفر بھی کر چکا ہے جسکے حاصل مطالعہ اور نتیجہ فکر کے طور پر انکی کتاب "JASUS DIED IN KASHMIR" بھی شائع ہو چکی ہے۔ یہ ہیں تو نوجوان لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو بڑی ذہانت بخشی ہے۔ موازنہ مذاہب پر حکیمانہ اور عالمانہ نظر رکھتے ہیں۔

ان کے مقالہ پڑھنے کے دوران خدا کے برگزیدہ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب پر پہنچنے والی اذیت کی صدائے بازگشت بار بار سُننے میں آتی رہی۔ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ حضرت مسیح کو صلیب پر جو زخم آئے تھے اُن کی وجہ سے اُن کی موت واقع نہیں ہوئی تھی وہ چند گھنٹے صلیب پر رہے۔ ایسی صورت میں زخمی آدمی عام طور پر بہت جلد ٹھیک ہو سکتا ہے زخموں سے بہنے والا خون بھی اُن کی زندگی کی علامت تھا کیونکہ وہ مُردہ جسم سے نکلنے والے خون سے مختلف تھا۔ یسوع کی نعش دشمنوں کی بجائے دوستوں کے حوالے کی گئی اور آپ کو ایک کمرہ نما قبر میں رکھا گیا جہاں ہوا کا انتظام تھا اور زخموں کے اندمال کے لئے مرہم عیسیٰ کا استعمال کرایا گیا۔ آپ نے اس ضمن میں ٹیورن کے گرجا گھر میں محفوظ کفنِ مسیح پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس پر جو تصویر بنتی ہے وہ یسوع مسیح ہی کی ہے۔ اپنے مقالہ کے اختتام پر انہوں نے قبرِ مسیح اور اہل کشمیر کو بنی اسرائیل کے مشابہ ثابت کرنے کے لئے بعض لوگوں کی تصویروں کی سلائیڈز بھی دکھائیں۔

حضرت مسیح کی سوانح حیات اور جماعت احمدیہ

اِس روز کی آخری تقریر ایک عیسائی مستشرق ڈاکٹر لیڈسلاو فلپ (DR. LADISLAV FILIP M.D.) کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب چیکوسلاویکیہ کے ممتاز شہری ہیں اور پچاس سال تک دل کے امراض کے ماہر بھی رہ چکے ہیں۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا "JASUS'S ACTIVITY BEYOND PALESTINE"۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ حقیقت پسند مؤرخین نے بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے سوانح حیات کو نظر انداز کئے رکھا ہے۔ جماعتِ احمدیہ شکریہ کی مستحق ہے کہ اس نے اِس اہم مذاکرہ کے ذریعہ یہ موقع پیدا کیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی اور آپ کی شخصیت پر تاریخی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالی جا سکے۔ آپ نے اپنے ذاتی تجربات کی بناء پر بتایا کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے واضح امکانات موجود ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ کے فلسطین سے ہجرت اور سفرِ کشمیر کے متعلق جو حقائق پیش کئے ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اُن کو تسلیم کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۶ سال کی عمر میں ہندوستان اور پھر کشمیر پہنچے تھے جہاں اُن کے مشن کی تکمیل کے امکانات روشن تھے۔

سوالوں کے جواب

آخر میں مسیح کی الوہیت، ابنیت اور آمدِ ثانی کے بارہ میں بعض سوالوں کے جواب دیتے ہوئے صدرِ مجلس حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے فرمایا کہ ابن اللہ کا لفظ بائبل میں استعارہ کے رنگ میں کئی نبیوں کے متعلق استعمال ہوا ہے یہاں تک کہ بنی نوع انسان کو بھی خدا کے بیٹے کہا گیا ہے۔ اِس لئے یہ (ابن اللہ کا) محاورہ نہ تو حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہے اور نہ اس سے مسیح کی الوہیت ہی ثابت ہو سکتی ہے۔

جہاں تک مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا تعلق ہے بائبل کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں سے مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر حذف کر دیا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کہانی بعد میں بائبل میں شامل کی گئی تھی کیونکہ اس کا (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبادلۂ خیالات کی دعوت قبول کرنے کا عہد آفرین اعلان (بقیہ ص۲)

اعتقاد کا دوبارہ اعلان کرتے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح کی صلیبی موت (May seem a scandal and an affront to Divine Justice) خدا تعالیٰ کی صفت عدل پر حرف گیری اور اس کی ہتک کے مترادف محسوس ہو سکتی ہے لیکن ہمیں اپنے عقیدہ کی رُو سے مسیح کی صلیبی موت میں خدا کی وہ محبت جلوہ گر نظر آتی ہے جو دوسروں کی خاطر دُکھ اُٹھاتی ہے اور سزا کے بغیر معاف نہیں کرتی۔

(۲) ہم مستقبل میں (کسی تشہیر کے بغیر) ایک طرف جماعت احمدیہ کے نمائندوں اور دوسری طرف عیسائیوں کے مابین لندن میں یا کہیں اور تبادلۂ خیالات کے متمنی ہیں تاکہ ہم خدا تعالیٰ کی مہر و محبت اور رحم کی صفات نیز اس ضمن میں مسیح کی اہمیت سے تعلق رکھنے والے مسائل کے بارہ میں ایک دوسرے کے معتقدات کو باہمی طور پر سمجھ سکیں۔

(۳) اگرچہ ہم اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ مسیح کے وسطی ایشیا یا برصغیر ہند میں جانے کی کوئی محکم شہادت موجود ہے تاہم اس حقیقت کو ہم کلی طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ یسوع (جسے ابدی زندگی حاصل ہے) کی ذات کا تعلق تمام قوموں اور تمام ملکوں سے ہے اور یہ کہ ابتدائی صدیوں میں مسیحی تحریک اور مختلف ثقافتوں کے مابین جملہ روابط پر سنجیدگی سے غور ہونا چاہیئے اور ان کے بارہ میں حقائق کو معلوم کرنا چاہئیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا عہد آفرین اعلان

"برٹش کونسل آف چرچز کی اس کمیٹی نے جو دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ تعلقات کے بارہ میں حال ہی میں بنی ہے "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی کانفرنس کے حوالہ سے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں اُس نے دوسروں کے علاوہ جماعت احمدیہ کے نمائندوں کے ساتھ بھی کھلے اور تعمیری تبادلۂ خیالات پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ مذکورہ بیان میں اس خدشہ کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ "کانفرنس کی جو تشہیر کی گئی ہے وہ دل آزاری کا موجب ہو سکتی ہے"۔

میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ کانفرنس کے انعقاد سے جماعت احمدیہ کا مقصد ہرگز کسی کی دل آزاری نہیں اور کسی کو بھی اسے دل آزاری پر محمول نہیں کرنا چاہیئے۔ مسیح علیہ السلام کو ہم خدا تعالیٰ کا برگزیدہ نبی اور سچا رسول مانتے ہیں چنانچہ جیسا کہ سب نے دیکھا اور سُنا کانفرنس میں شروع سے آخر تک مسیح علیہ السلام کا نام نہایت عزت و احترام سے لیا جاتا رہا ہے۔

کمیٹی کے بیان میں جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمان فرقوں کے درمیان عقائد کے اختلافات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ تمام اسلامی فرقے اپنے اختلافات کے باوجود اللہ تعالیٰ کی توحید، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپؐ کے خاتم النبیین اور افضل الرسل ہونے پر پوری طرح متفق ہیں۔ بنابریں خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے بالمقابل تثلیث کے عیسائی عقیدے سے متعلق موقف کے بارہ میں ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

پھر مذکورہ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "لندن کانفرنس پر علی الاعلان تبصرے سے ہمارے گریز کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیت بالعموم دوسرے مذاہب اور ان کے بنیادی عقائد کو جارحانہ اور منفی نوعیت کے حملوں کا ہدف بناتی رہی ہے گو یہ حملے اسی نوعیت کے ہوتے تھے جس نوعیت کے حملے عیسائیت کے بنیادی عقائد پر احمدی کرتے رہے ہیں۔" ہم اس امر سے تو اتفاق کرتے ہیں کہ عیسائیت بالعموم دوسرے مذاہب کے عقائد پر جارحانہ اور منفی نوعیت کے حملے کرتی رہی ہے اور زبان بھی ایسی استعمال کرتی رہی ہے جو بہت قابل اعتراض ہوتی تھی۔ لیکن ہم اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ یا اس عقیدہ کا اظہار یا اس اظہار کے لئے کسی کانفرنس کا انعقاد کہ حضرت مسیح خدا کے بزرگ رسول تھے اور ایسی باتیں ان کی طرف منسوب نہیں ہونی چاہئیں جو اُن کی رسالت اور بزرگی کے خلاف ہوں یہ بھی مسیحی حملوں کی طرح ایک جارحانہ اور منفی حملہ ہے۔

کمیٹی کا اس امر کو تسلیم کرنا کہ مسیح کا صلیب پر مرنا خدا تعالیٰ کی صفت عدل پر حرف گیری اور اس کی ہتک کے مترادف نظر آ سکتا ہے اس کی طرف سے ایک خوش آئند اعلان کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایک بہت امید افزا اعلان ہے۔ اس سے یہ امید بندھتی ہے کہ اگر عیسائی بھائیوں کو پیار کے ساتھ اور احسن طریق سے ان مسائل کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا جائے تو وہ اپنے غلط عقائد کو ترک کر کے اس بات کو تسلیم کر لیں گے کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت مسیح صلیب پر لعنتی موت مرے اور اُس معصوم اور بے گناہ کو دوسروں کے گناہوں کی سزا ملی ("May seem" کی رُو سے محض نظر آنے یا محسوس ہونے کی حد تک نہیں بلکہ) صریحاً ایک بہتان ہے اور سچ اور حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی صفت عدل کی ہتک کے مترادف ہے۔

ہم خوش ہیں کہ برٹش کونسل آف چرچز نے اب جماعت احمدیہ کو باہمی بات چیت اور تبادلۂ خیالات کی دعوت دی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ یہ تبادلۂ خیال لندن میں یا کسی اَور جگہ ہو سکتا ہے ہم اس دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ تبادلۂ خیال لندن میں اور لندن کے علاوہ دوسری جگہوں میں بھی ہو۔ بہتر یہ ہے کہ یہ لندن، روم، مغربی افریقہ کے کسی ملک کے دارالحکومت، کسی ایشیائی ملک کے دارالحکومت اور امریکہ میں باہمی رضامندی سے مقررہ تاریخوں میں اور ایسی شرائط کے ساتھ ہو جن کی تفصیل باہمی بات چیت کے ساتھ طے کی جائے۔

ہم عقائد کے اختلاف پر رومن کیتھولک چرچ کے نمائندوں کے ساتھ بھی تبادلۂ خیالات کے مواقع کا خیر مقدم کریں گے۔ یہ تبادلۂ خیال ان کے ساتھ علیحدہ طور پر بھی ہو سکتا ہے یا بشمول برٹش کونسل آف چرچز بیک وقت مجموعی طور پر تمام چرچز کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے"۔

دعائے مغفرت

میرے تایا جان اور خسر مکرمی عبد الغنی صاحب قریشی دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے ۱۸ر جون ۱۹۷۸ء کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ اسی دن ربوہ لے جایا گیا۔ نماز عصر کے بعد مسجد مہدی گولبازار سے ملحقہ میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرمی شیخ حکیم خورشید احمد صاحب فاضل صدر عمومی ربوہ نے دعا کرائی۔

مرحوم محترم مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی مرحوم سابق امیر جماعتہائے احمدیہ لدھیانہ و جڑانوالہ کے فرزند اکبر تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اکرام قریشی 329-N سمن آباد۔ لاہور)

(بقیہ ص۵) عیسائیوں کے پاس کوئی ٹھوس جواز موجود نہ تھا۔ مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کسی نبی کی دوبارہ آمد کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ نبی بعینہٖ مادی شکل میں دوبارہ آئے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرا آدمی اس کی مماثلت اور مشابہت میں اسی قسم کے روحانی مقاصد کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا جائے گا۔

پروگرام کے مطابق اسی روز کا اجلاس پونے چھ بجے شام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔